222836-حج تمتع كرنے والا احرام كہاں سے باندھے گا؟ اور كيا اس كيلئے جمرات كو كنكرياں مار كر بال منڈوانا لازمى ہے؟

سوال

ميں اللہ كے حكم سے سات ذوالحجہ كو حج تمتع كيلئے جانا چاہتا ہے، ميں حج شروع كرتے وقت كيا كہوں؟ اور عمرہ كى سعى كے بعد بال منڈوانا افضل ہے يا كتروانا؟ اسى طرح ميں حج كا احرام كہاں سے باندھوں گا؟ اور اسى طرح كيا دس ذوالحجہ كو جمرہ عقبہ پر كنكرياں مارنے كے بعد مجھے قربانى بھى كرنا ہوگى؟

پسنديدہ جواب

اول :

حج تمتع يہ ہوتا ہے كہ انسان حج كے مہينوں ميں جو كہ شوال، ذوالقعدہ، اور ذوالحجہ ہيں ان ميں صرف عمرے كا احرام باندھتے ہوئے كہے : "لبيك عمرة"

شيخ ابن عثيمين رحمہ اللہ حج تمتع كے عمرے كا طريقہ بيان كرتے ہوئے كہتے ہيں :
"ميقات پر پہنچنے كے بعد اسى طرح غسل كرے جيسے غسل جنابت كيلئے غسل كيا جاتا ہے، اور اپنے سر و داڑھى كے بالوں ميں دستياب اچھى سے اچھى خوشبو استعمال كرے، اور پھر احرام كى دونوں چادريں زيب تن كر لے، اس كيلئے افضل يہى ہے كہ سفيد اور صاف ستھرى چادريں ہوں، اور پھر كہے :
(لَبَّيْكَ عُمْرَةً، لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ، لاَ شَرِيكَ لَكَ.
ترجمہ : ميں حاضر ہوں عمرہ كيلئے، حاضر ہوں يا اللہ! ميں حاضر ہوں، ميں حاضر ہوں تيرا كوئى شريك نہيں، ميں حاضر ہوں، بيشك تعريف اور نعمتيں تيرے ليے ہى ہيں، اور تيرى ہى بادشاہى ہے، تيرا كوئى شريك نہيں ہے۔

تلبيہ كہتے ہوئے اپنى آواز بلند كرے، اور يہ ذہن نشين ركھے كہ اس كى آواز حجر و شجر، يا مٹى كا ڈھيلا بھى سنے گا تو قيامت والے دن اس كے حق ميں تلبيہ كے بارے ميں گواہى دے گا۔

تلبيہ كا موضوع : اللہ كے حكم كى تعميل ہے؛ كيونكہ "لَبَّيْكَ" كا مطلب ہے كہ ميں تيرا حكم مانتے ہوئے حاضر ہوں۔

جب تک عمرے كا طواف شروع نہيں ہو جاتا اس وقت تک تلبيہ كہتا رہے، چنانچہ مكہ پہنچ كر طواف، سعى، بال حلق، يا قصر كروا كر احرام كھول دے، اور آٹھ ذوالحجہ كو صرف حج كا احرام باندھے اور حج كے تمام اركان بجا لائے، اس طرح حج تمتع كرنے والا عمرہ اور حج مكمل كرتا ہے" انتہى
"اللقاء الشہرى"

آٹھ ذوالحجہ كو حج تمتع كرنے والا شخص اپنى اقامت كى جگہ سے حج كيلئے احرام باندھے گا، اور حج كا احرام باندھتے ہوئے وہ تمام كام كريگا جو عمرے كا احرام باندھتے ہوئے كيے تھے، اور حج كى نيت كرتے ہوئے تلبيہ كہے گا : "لَبَّيْكَ حَجًّا" اور اس كے بعد مشہور و معروف تلبيہ كے الفاظ اپنى زبان پر جارى ركھے گا۔

دائمى فتوى كميٹى كے علمائے كرام كا كہنا ہے كہ :
"جو شخص ميقات سے عمرے كا احرام حج تمتع كرنے كيلئے باندھے تو وہ عمرہ كرنے كے بعد اپنا احرام كھول دے، چنانچہ اس كے بعد جدہ وغيرہ جا سكتا ہے، پھر اپنى اقامت كى جگہ سے ہى

حج کا احرام باندھے" انتہی

فتاوی اللجنۃ الدائمۃ - دوسرا ایڈیشن - (10/76-77)

شیخ ابن باز رحمہ اللہ کہتے ہیں :
"عمرہ کے احرام سے فراغت کے بعد حاجی کیلئے آٹھ تاریخ کو اپنی اقامت کی جگہ سے ہی احرام باندھنا شرعی عمل ہے، چاہے وہ مکہ میں یا مکہ سے باہر یا منی میں کہیں بھی مقیم ہو؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے عمرہ سے فراغت پانے والے صحابہ کرام کو آٹھ ذوالحجہ کے دن اپنے اپنے خیموں سے احرام باندھنے کا حکم دیا تھا" انتہی
"مجموع فتاوی ابن باز" (16/140)

دوم :

چونکہ آپ سات تاریخ کو عمرہ کرینگے، اس لیے آپ عمرہ کرنے کے بعد اپنے بال کٹوائیں اور منڈوانے سے پرہیز کریں، تاکہ حج کیلئے بال آپ منڈوا سکیں؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حجۃ الوداع کے موقع پر عمرہ سے فراغت پانے والے صحابہ کرام کو بال کتروانے کا حکم دیا تھا، اس لیے کہ صحابہ کرام مکہ میں 4 ذوالحجہ کی صبح پہنچے تھے، اس سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اس صورت میں بال کتروانا منڈوانے سے افضل ہے، تاکہ بال منڈوانے کا عمل حج میں ہو سکے۔
مزید کیلئے آپ فتوی نمبر : (31822) کا مطالعہ کریں۔

سوم :

حج تمتع کرنے والے حاجی کیلئے دس ذوالحجہ کے دن کیے جانے والے اعمال بالترتیب یوں ہیں : جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا، قربانی کرنا، بال منڈوانا یا کٹوانا، طواف افاضہ اور سعی کرنا، اسی ترتیب سے عمل کرنا افضل ہے؛ کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اسی ترتیب سے یہ اعمال کیے تھے۔
مزید کیلئے آپ سوال نمبر : (106594) کا جواب ملاحظہ کریں۔

تاہم اگر کوئی حاجی ان اعمال کی ترتیب میں ردو بدل کر دے یا کچھ اعمال دس ذوالحجہ سے بھی مؤخر کر دے تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے۔

چنانچہ علمائے کرام کا اس بات پر اتفاق ہے کہ ایام تشریق کے آخر تک بال منڈوائے جا سکتے ہیں، تاہم اگر ایام تشریق گزر جانے کے بعد بال منڈوانے پر کچھ اہل علم کے ہاں حاجی کو دم دینا ہوگا۔
دیکھیں : "الموسوعۃ الفقہیۃ" (10/12-13)

نیز آپ اس بات کو یقینی بنانے کی کوشش کریں کہ آپ کسی عالم دین یا صاحب علم کی رفاقت میں حج کریں، تاکہ آپ حج اور عمرہ میں درپیش مسائل کا جواب حاصل کر سکیں۔

واللہ اعلم.